الوداع، رمضان المبارک الوداع

ڈاکٹر رئیس صمدانی

رمضان المبارک کا بابرکت و مقدس مہینہ اپنی تمام تر رحمتیں اور برکتیں نچھاور کر کے رخصت ہونے کو ہے۔ آج اس مقدس مہینے کا جمعۃُ الوداع بھی رخصت ہوا۔ جمعہ کے دن کو ہی تمام دنوں میں فضیلت و عظمت حاصل ہے۔ رمضان المبارک کا الودع جمعہ تو ہر اعتبار سے فضیلتوں، رحمتوں اور برکتوں کا دن ہے۔ ابن ماجہ کی حدیث ہے جس کے راوی حضرت ابولبابہ بن عبد المنذرؓ ہیں فرمایا آپ ﷺ نے 'جمعہ دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑے مرتبے کا حامل ہے اور اللہ کے نزدیک اس دن کی فضیلت عید و بقر عید سے زیادہ ہے'۔ جمعہ کی عظمت کے حوالے سے صحیح مسلم کی حدیث ہے جس کے راوی حضرت ابوہریرہؓ ہیں فرمایا آپ ﷺ نے سورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب سے افضل ترین دن جمعہ ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی، یہی وہ دن تھا جس دن حضرت آدم علیہ السلام جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن یعنی جمعہ کے دن ہی وہ جنت سے بے دخل کیے گئے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہونے والی ہے'۔ جمعہ اور رمضام المبارک کا جمعۃُ الوداع اتنی فضیلتوں کو حامل ہے تو مکمل رمضان کا مہینہ کس قدر رحمتیں اور برکتوں کا حامل ہوگا جو اب ہم سے جدا ہو رہا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم آئندہ سال ہمیں اس مبارک مہینے کی برکتیں حاصل ہوں گی یہ نہیں۔ چنانچہ رمضان المبارک کو رخصت کرتے ہوئے ہم جس قدر بھی اپنے اللہ سے صدق دل سے توبہ کریں، اپنے گناہوں کی مافی مانگیں، ندامت کا اظہار کریں، اپنے پروردگار سے آئندہ گناہ نہ کرنے، برائیوں سے دور رہنے کا پختہ عظم کے ساتھ اس مبارک ماہ کو رخصت کریں۔

رمضان المبارک ایک بابرکت اور فضیلت والا مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا اور امت پر روزے فرض کیے گئے۔ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ترجمہ: " (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل) کو الگ الگ کرنے والا ہے، تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے"۔ جس مہینے میں ہمیں حکمت سے بھرا قرآن ملا ہو، دستور حیات ملا

ہو، کلامِ خدا ملا ہو اس سے بڑھ کر مبارک مہینہ ہمارے لیے بھلا اور کون سا ہو سکتا ہے۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں پروردگار عالم نے روزے فرض کیے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی امتوں پر بھی روزوں کا حکم تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی امت پر روزے کا حکم دیتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا: ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۳) ترجمہ '' اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے تاکہ تمہارے اندر تقویٰ اور پرہیز گاری پیدا ہو''۔ روزہ ہمارے اندر تقویٰ اور پرہیز گاری پیدا کرنے کا باعث ہے۔ ساتھ ہی کہا گیا 'لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ' یعنی اس کا مقصد یہ ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ اس ماہ مبارک کی ایک اور اہمیت اور فضیلت 'لیلۃ القدر' ہے۔ اس ماہ کا آخری عشرہ اور اس عشرے کی طاق راتیں جن سے ہم یقیناً مستفید ہوئے ہوں گے، یہ سعادت نہیں معلوم آئندہ سال ہمیں نصیب ہو بھی یا نہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے، فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں'۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث جسے معارف الحدیث میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بتائیے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس رات اللہ سے کیا عرض کروں اور کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے عرض کیا: 'اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ'' کَرِیْمٌ'' تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ'' ۔ ترجمہ ''اے میرے رب! تو بہت معاف کرنے والا اور بڑا ہی کرم فرما ہے اور معاف کر دینا تجھے پسند ہے۔ پس تو میری خطائیں معاف فرما دے''۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کی آخری تاریخ میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک ہے، اس مہینے کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اس مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے (یعنی نماز تراویح پڑھنے) کو نفل عبادت مقرر کیا ہے (جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے) جو شخص اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو دوسرے زمانے کے فرضوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا، اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانے کے ستّر فرضوں کے برابر ملے گا۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور

یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے زرق میں اضافہ کیا جاتا ہے جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لیے) افطار کرایا تو یہ عمل اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہو گا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا (تو کیا غرباء اس عظیم ثواب سے محروم رہیں گے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا پانی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرا دے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے۔ (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) جو آدمی اس مہینہ میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تخفیف و کمی

کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا، اور اسے دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا''۔ (شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

شہید حکیم محمد سعید نے اپنے مضمون 'الوداع، ماہِ رمضان الوداع' میں لکھا مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر فیض، پر بہار موسم میں چلنے والے رحمت کے جھونکوں سے مستفید ہوئے اور جنہوں نے اپنا دامن مراد بھر لیا لیکن ہم میں سے کون ایسا ہے جو اس پر مطمئن ہو کہ اس نے رمضان کا اور اس ماہِ مبارک میں کتاب ہدایت نازل کرنے والے مہربان ترین آقا کا حق ادا کر دیا ہو۔ ظاہر ہے یہ دعویٰ ہم نہیں کر سکتے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اللہ کی رحمت سے مایوس ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ کا رشاد ہے: اور اللہ کی رحمت سے گمراہوں کے سوا کون مایوس ہوتا ہے'۔

ہم نے ایک ماہ قبل استقبال رمضان کرتے ہوئے اس عظم کا اظہار کیا تھا کہ ہم اس بابرکت مہینے میں حکم خداوندی کے مطابق اور فرمان رسول ﷺ کے مطابق عمل پیراں ہوں گے۔ یقیناً ہم نے ایسا کیا، رمضان کی برکتیں سمیٹیں، روزے رکھے، نماز قائم کی،

تراویح میں کلام مجید سنا، غریبوں کا خیال رکھتے ہوئے ان کا روزہ کھلوایا، صدقہ خیرات اور زکواۃ ادا کی اب یہ بابرکت دن، بابرکت مہینہ ہم سے رخصت ہوا چاہتا ہے۔ جس جذبہ سے، عقیدت اور احترام سے ہم نے رمضان المبارک کا استقبال کیا اسی احترام، عقیدت اور جذبے سے اب ہم اپنے اس محبوب اور پیارے مہینے کو رخصت کریں۔ اس خواہش اور تمنا کے ساتھ کہ اے پروردگار ہم نے اپنی سی پوری کوشش کی کہ تیرے بتائے ہوئے طریقے پر عمل پیرا ہوں اور اس ماہِ مقدس میں وہ سب کچھ کریں جس کا تو نے حکم دیا، پھر بھی اگر ہم سے کوئی کوتاہی، غلطی، کمی رہ گئی ہو تو اے اللہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے معاف کر دینا، اور اے اللہ اگر ہم آئندہ آنے والے اس مقدس مہینے تک زندہ رہیں تو ہمیں توفیق دینا کہ ہم اس کا احترام اسی طرح کریں، اگر ہماری قسمت میں آئندہ یہ ماہ مبارک نہ ہو تو اے اللہ اس ماہِ مبارک میں ہم نے جو عبادت کی تو اسے اپنی بارگاہ میں قبول کر لینا، ہمیں معاف کر دینا، ہماری بخشش کا ذریعہ ہماری اسی عبادت کو بنا دینا۔ اور اے ہمارے پروردگار اگر آئندہ سال آنے والا مبارک مہینہ ہماری قسمت میں تو نے لکھا ہے تو ہم تجھ سے یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ ہماری عبادات میں جو کمی رہ گئی ہم انشاءاللہ آئندہ ماہِ مقدس میں اپنی پوری کوشش کریں گے کہ تیری حکم کی صحیح صحیح پاسداری کریں۔ ہم اس ماہ رمضان کو دکھی دل کے ساتھ رخصت کرتے ہیں اور آئندہ سال آنے والے رمضان المبارک کا استقبال کرتے ہیں۔ تو بڑا مہربان اور معاف کر دینے والا ہے۔